مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

آپ ﷺ کی بعثت اور یہود کی دقیانوسی
متعدی بیماریاں اور مریض کی عیادت

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسولِ اکرم ﷺ اُس کی عیادت کے لیے اُس کے گھر تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ لڑکے کا باپ اُس کے سرہانے بیٹھا توراۃ پڑھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ اے یہودی ! میں تمہیں اُس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توارۃ نازل فرمائی کہ تم توراۃ میں میری نعت میری صفت اور میری ہجرت کا حال پاتے ہو ؟ اُس نے جواب دیا، نہیں ! (اپنے باپ کا غلط جواب سن کر) وہ لڑکا بول اُٹھا کہ بَلٰی وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ لَکَ فِی التَّوْرَاۃِ نَعْتَکَ وَ صِفَتَکَ وَمَخْرَجَکَ یعنی کیوں نہیں خدا کی قسم اے اللہ کے رسول ! ہم یقیناً آپ کی تعریف آپ کی صفتیں اور آپ کی ہجرت کا حال توراۃ میں پاتے ہیں ! ! اور کہنے لگا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں ! ! ! (اِس کے بعد یہ لڑکا وفات پا گیا) رسولِ اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا اَقِیْمُوا ھٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِہٖ وَ لُوْا اَخَاکُمْ[1] اِسے اِس بچہ کے سرہانے سے اُٹھادو (اور چونکہ یہ بچہ مسلمان تھا تو تمہارا بھائی ہوا اِس لیے) اپنے اِس

[1] مشکوۃ شریف کتاب الفضائل و الشمائل رقم الحدیث ۵۷۹۹

بھائی کی تولیت و ذمہ داری سنبھالو یعنی اِسے اِس اعزاز کے ساتھ دفن کیا جائے گا جس اِعزاز سے مسلمان کو دفن کیا جاتا ہے۔

اِس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ بیمار کی عیادت سنت ہے جنابِ رسالت مآب ﷺ خود بھی عیادت فرماتے رہے ہیں اور صحابہ کرام کو بھی اِس کی تاکید فرماتے رہے ہیں، عیادت ایک مسلمان کا دُوسرے مسلمان پر حق ہے، رشتہ داروں متعارف لوگوں اور پڑوسیوں کا بھی ایک دُوسرے پر حق ہے کہ بیماری کی صورت میں مدد کریں اور عیادت کریں، اَحادیث میں عیادت اور بیمار پرسی کی بہت فضیلت آئی ہے۔

اِس خوف سے کسی مریض کی عیادت نہ کرنا کہ اُس کی بیماری ہمیں لگ جائے گی ہرگز مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ خیال ہی غلط ہے کہ بیماری لگتی ہے، اِحتیاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہے مگر اِس قدر غلو کرنا کہ مریض کی بیمار پرسی ہی چھوڑ دی جائے جائز نہیں ہے۔ ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کے ساتھ ایک اُونٹ تھا جسے خارش کی بیماری لگی ہوئی تھی صحابی نے وہ اُونٹ دُوسروں سے علیحدہ کھڑا کیا، آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے کی وجہ دریافت فرمائی، عرض کیا اِسے خارش ہے اِس لیے دُوسرے اُونٹوں سے دُور رکھا تاکہ دُوسروں کو یہ مرض نہ لگ جائے۔ آپ نے فرمایا (سب سے) پہلے اُونٹ کو یہ مرض کیسے لاحق ہوا گویا یہ بات ناگوار گزری کہ اِس سے دُوسروں کو بیماری لگ جائے گی اور سمجھا دیا کہ بیماری ایک دُوسرے سے نہیں لگتی ہے اللہ کی مرضی سے ہی سب کچھ ہوتا ہے ایک دُوسرے سے بیماری لگنے کا اِعتقاد رکھنا باطل ہے، اِسلام اِس کی تغلیط کرتا ہے اور حکیموں اور ڈاکٹروں کے نقطۂ نظر کا خلاصہ بھی زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ اِحتیاط رکھی جائے ورنہ کوئی معالج مریض کو دیکھا ہی نہ کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جنابِ سرورِ کائنات ﷺ کے پاس ایک دفعہ کوڑھ کا مریض آیا وہ بیچارہ خود کو لوگوں سے جدا رکھتا تھا تاکہ کسی کو اِس کا مرض نہ لگ جائے گھن نہ آئے اور کوئی برا محسوس نہ کرے، رسول اللہ ﷺ نے اُس کے ساتھ مِل کر کھانا تناول فرمایا اور فرمایا کہ کھاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو یعنی تم یہ ڈر نہ کرو کہ تمہارا مرض مجھے لگ جائے گا۔ اِس موقع پر بھی عمل کر کے یہ تعلیم فرمائی گئی کہ یہ

اِعتقاد نہ رکھنا چاہیے کہ بیمار کے ساتھ بیٹھنے سے بیماری لگ جاتی ہے۔ تو عیادت کو اِس مذکورہ خطرے کی بناء پر ترک کرنا درست نہیں ہے، جہاں تک ہو سکے ہر بیمار کی عیادت کرنی چاہیے خواہ اُسے بیماری کسی بھی قسم کی ہو اور وہ بیمار کسی بھی درجے کا ہو، یہ یہودی لڑکا جو بعد میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ کا ایک معمولی خادم تھا مگر آپ کا اَخلاق اِس قدر بلند تھا کہ بہ نفسِ نفیس عیادت کو تشریف لے گئے۔

آنحضرت ﷺ نے عیادت کا طریقہ بھی بتلایا ہے، آپ نے مریض کے پاس بہت دیر تک بیٹھنے، گپیں ہانکنے اور شور مچانے سے منع فرمایا ہے، مریض کے آرام کو ملحوظ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے اور اِس کے لیے دُعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حدیثِ مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہود بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولا کرتے تھے، توراۃ میں آنحضرت ﷺ کی تعریف و توصیف پڑھنے کے باوجود صاف اِنکار کر دیتے تھے۔ اِس مریض لڑکے کے باپ کو آنحضرت ﷺ نے اللہ کی قسم بھی دی مگر پھر بھی وہ جھوٹ سے باز نہ آیا، نہ اللہ کی قسم کی پرواہ کی اور نہ ہی خدا کے نبی کا کچھ لحاظ کیا، یہ خاصہ اُس پورے (یہودی) طبقے کا تھا جو مدینہ شریف میں رہائش پذیر تھا، اُن میں یہ ضد بازی اور ہٹ دھرمی بہت پہلے سے چلی آرہی تھی وہ ہی اِن کے اِسلام سے محرومی کا باعث بنی اور یہ (ہٹ دھرمی) اُن کا گویا قومی خاصہ ہوگیا ﴿ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں غلط راستے پر چلنے سے محفوظ رکھے راہِ راست پر قائم رکھے اور آخرت میں آقائے نامدار ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا............